سوال

(318) طلاق کےلیے اور لفظ استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی کوکسی معاملہ پرجھگڑتے وقت کہا: اگر تم نے میرا کہنا نہیں ماننا تو جاؤ، پھر میں نے تڑاق کا لفظ کہہ دیا میری بیوی اور اس کی دونوں بہنوں نے کہا تم نے لفظ طلاق بولا ہے۔ بہرصورت ہم بیوی خاوند اس واقعہ کے دوسرے دن سے ہی خوشگوار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمیں کسی نے کہا کہ ایسا کہنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتایا جائے کہ کیا واقعی ایسا کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لفظ تڑاق کسی چیز کو توڑتے وقت جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ لفظ طلاق کے لئے صریح نہیں ہے۔ اگر خاوند نے اپنی بیوی کو محض ڈرانے دھمکانے کے لئے یہ لفظ استعمال کیا ہے تو سرے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور اگر طلاق دینے کی نیت سے کہا تو ایسا کہنے سے رجعی طلاق ہو جاتی ہے، اس طلاق کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر اندر تجدید نکاح کے بغیر رجوع ہوسکتا ہے۔ صورت مسئولہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند نے وقوعہ کے اگلے دن ہی بیوی سے رجوع کرلیا جو درست اور جائز ہے، اب انہیں بیوی خاوند کے طور پر رہنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے، البتہ ہم اتنی وضاحت کردینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ بیوی کو ڈرانے دھمکانے کے لیے ایسا مبہم لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ جو باعث نزاع اور موجب اشتباہ ہو۔ مذکورہ صورت میں بیوی اور اس کی دونوں بہنوں نے اسے طلاق ہی سمجھا، تاہم خاوند کی وضاحت سے یہ اشتباہ دور ہوگیا۔ لیکن ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ بہر حال طلاق کا معاملہ بہت نازک ہے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے اس حق کو استعمال کرتے وقت خوب سوچ و بچار کرے ڈرانے دھمکانے کے لئے کوئی اور طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اب بیوی خاوند کو چاہیے کہ آیندہ حزم اور احتیاط اور خوش اسلوبی سے زندگی بسر کریں اور ایسی باتوں سے اجتناب کریں جو نزاع کا باعث ہوں۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:331